

Vol. I
No. 25



Tuesday
30th March, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGES
General Budget—Demands for Grants.	1649—1660
Demand No. 84—Major Head 41 Veterinary F-8—Rs. 2,50,000..	
Demand No. 85—Major Head 42 Co-operation B (2)— Rs.1,00,000	
Supplementary Demands for Grants for the year 1953-'54	1660—1670
Supplementary Demand No. 1 (ii)—G-A-D-Dept. of Information and Public Relations—Rs. 8,500	
Supplementary Demand No. 2—Miscellaneous Depts.—Rs. — 2,50,000	
Supplementary Demand No. 1 (iv)—General Administration— Assembly—Rs. 37,000	
Supplementary Demand No. 3—Loan to Hyderabad State Bank—Rs. 5,00,00,000	
Supplementary Demand No. 4—Taccavi Advances to Agricul- tural Department—Rs. 1,04,20,152	
Supplementary Demand No. 1 (iii)—Elections—Rs. 20,790	
<i>Note :—*at the beginning of the Speech denotes confirmation not received.</i>	

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 30th. March, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(SEE PART I)

General Budget-Demands for Grants.

*Demand No. 34—Major Head 41 Veterinary F—3
Rs. 2,50,000.*

The Deputy Minister for Public Health, Medical and Rural Reconstruction (Shri Bhagwant Rao Gadhe) : I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Demand No. 34—(major head 41 veterinary F-3) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st. day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 35—Major Head 42-Co-operation B (2) Rs.1,00,000

Shri Bhagwant Rao Gadhe : I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 1,00,000 under Demand No. 35 (major head 42 Co-operation B (2)) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 34—Major Head 41 Veterinary F-3-Rs. 2,50,000

Mobile Squads

Shri Ch. Venkat Rama Rao (Karimnagar) : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 34 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved.

Inefficient Working of the Veterinary Department.

Shri B. D. Deshmukh (Bokhardan-General) : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 34 be reduced by Rs. 1 ”

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 35—Major Head 42 Co-operation B(2)
Rs. 1,00,000.

Development Schemes.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved.

Functions of the Assistant Registrars.

Shri J. Anand Rao (Sircilla-General) : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved.

Functions of the Inspectors of the Co-operative Department

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved.

شری مرلیدھر کا مٹیکر (بھا لکی) - میرا ایک موشن فار پریولج (Motion for privilege) تھا اس کا کیا ہوا -

Mr. Speaker : It is being examined.

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - وٹرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریشن کے جو ڈیمانڈس ہیں ان پر میرے دوکٹ موشنس ہیں - ایک کٹ موشن موبائیل اسکوڈس (Mobile Squads) سے متعلق جس کا خرچ تقریباً (۶۶۸۲۹) روپے بتایا گیا ہے - یہ موبائیل اسکوڈس شائد اسی قسم کے ہوں گے جس قسم کے کہ ہلتھ ڈپارٹمنٹ میں موبائیل وینس (Mobile Vans) ہیں - وہ دیہاتوں میں ٹریٹمنٹ (Treatment) کی خاطر پہرا کرتے ہیں - پندرہ دن ضلع کے مستقر پر رہتے ہیں اور پندرہ دن دورے پر ایسے کاغذی فیکرس بتلائے جاسکتے ہیں اور میرے پاس ان کے بابت جو معلومات ہیں اون کی وجہ سے میں سمجھ رہا ہوں کہ بالکل ایسے ہی فیکرس بتلائے جائیں گے - یہ بتایا گیا ہے کہ اسکوڈس کو وٹرنری ڈپارٹمنٹ کے حوالہ کیا گیا ہے اگر یہ صحیح بھی ہے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پورے اضلاع کے لئے ایک دو موبائیل اسکوڈس کو چھوڑ دیا جائے تو وہ کیسے اور کس حد تک کارآمد ہوسکتے ہیں - ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اگر جگہ جگہ پر دواخانے موجود ہوں تو ان کے تحت کام کرنے کے لئے یہ اسکوڈس مفید ثابت ہوسکتے ہیں - مگر ہمارے پاس وٹرنری ہاسپٹلس تو جگہ جگہ نہیں ہیں زیادہ سے زیادہ وہ تعلقہ کے مستقر پر ہیں تب انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پروہیکلس (Vehicles) کے طور پر استعمال کیا جاتا ہوگا جیسے کہ ہلتھ یونٹس کام کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ (۶۶) ہزار کی یہ رقم بیکار خرچ کی جا رہی ہے - اگر ویکسین (Vaccine) اور دیگر وبائی امراض کے دویات وغیرہ کی سہلائی کی خاطر بھی انہیں استعمال کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان سے تھوڑا بہت فائدہ ہوسکتا تھا - میری وتی (وینتی) ہے کہ آنریبل مسٹر اس کی وضاحت کریں -

دوسرے یہ کہ کیٹل بربڈنگ فارم (Cattle breeding farm) منیر آباد کی جو کیٹل کم شپ فارم (Cattle-cum-Sheep farm) ہے اس کی نسبت میں یہ کہوں گا کہ کیٹل بربڈنگ فارم اسی وقت سلف سفیشٹ (Self sufficient) اور کارآمد ہوتا ہے جب کہ وہ مکسڈ (Mixed) ہو۔ منیر آباد میں اس کا اود گھائی (سدھاتن) کیا جا رہا ہے اس حد تک میں مبارکباد دوں گا اور ساتھ ساتھ آنریبل منسٹر سے یہ وقتی کروں گا کہ جتنا جلد ہوسکے ان فارمز کو ناردن انڈیا (Northern India) اور دہلی کے فارمز کے مانند سلف سفیشٹ اور مکسڈ فارم بنایا جائے تاکہ اس سے عوام بھی مستفید ہوسکیں اور حکومت کو بھی فائدہ ہو۔

دوسرے یہ کہ اسٹیبلیشمنٹ (Establishment) کے لئے (۲۹۱۰۰) روپیے یہاں رکھے گئے ہیں ایک سوال کے جواب میں منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ تلنگانہ اور مرہٹراؤہ کے لئے ۲ لاکھ اسٹاک آفیسرس (Live Stock officers) ہیں اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ ۲۰ اسٹاک من (Stockmen) ہیں۔ مگر میں جہاں تک جانتا ہوں تلنگانہ میں ان کی نہ کوئی اسکیم ہے اور نہ کوئی کارگزاری۔ بیدر میں جو لاکھ اسٹاک آفیسر ہیں ممکن ہے کہ ان کے پاس ۲۰ اسٹاک من ہوں۔ کیا وہ تلنگانہ میں بھی آتے ہیں اور کیا انہوں نے کوئی سروے کیا ہے؟ منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں۔

آخر میں میں ایک اور چیز کی طرف ڈپٹی منسٹر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیوں کہ منسٹر صاحب متعلقہ یہاں نہیں ہیں۔ مگر انہوں نے اپنی تقریر میں کچھ ایسے الفاظ کہے ہیں ”کچا چٹھا کھولنا۔ سوکھا چٹھا کھولنا“، کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ ایسا کہنا کہ کوئی کمپنی دیوالیہ نکالی ہے غلط انفرمیشن کے طور پر صحیح ایسا کہا جائے تو ہاؤس کے باہر ان پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ ان کو جیل پہنچایا جا سکتا ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں جب ہم ہاؤس میں بیٹھتے ہیں۔ عوامی پیسے کو ”حاکا“ کو دیتے ہیں تو یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک اتانمی (Autonomy) اور سپریم باڈی (Supreme Body) ہے۔ وہ کوآپریٹو باڈی کے طور پر کام کرتی ہے اس لئے اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ جب حاکا دیوالیہ نکالتی ہے اور اس کے متعلق یہاں کہا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ کہنے والوں کو جیل پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ سخت الفاظ ہم برداشت نہیں کرنا چاہتے۔ منسٹر صاحب نے جس طرح ہاؤس میں یہ الفاظ کہے ہیں وہ ہاؤس کے شایان شان نہیں ہیں۔ جب حاکا عوام کا پیسہ کھا رہی ہے۔ ہرسال انکو لاکھوں روپیوں کا گرانٹ دیا جاتا ہے۔ اور وہ کوآپریٹو عوام کے بجٹ پر زندہ ہے تو ہم کو یہ پوچھنے کا حق ہے کہ وہ واقعتاً دیوالیہ ہو چکی ہے یا نہیں۔ ورنہ ہم کو معلوم ہے کہ جو پیسہ ہم دے رہے ہیں وہ ٹھیک طور پر خرچ نہیں ہو رہا ہے اس لئے ہم نے جو بھی کہا وہ ٹھیک کہا۔ بجا کہا اور آئندہ بھی کہیں گے۔ آنریبل منسٹر ان چند چیزوں کی وضاحت کریں۔

* شری بی۔ ڈی دیشمکھ۔ منسٹر اسپیکر سر۔ آج ہاؤس کے سامنے گرانٹ کے طور پر وٹرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریٹو کے بارے میں مطالبات رکھے گئے ہیں۔ میں ان ڈپارٹمنٹس کی چند تفصیلات آنریبل منسٹر انچارج کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حیدرآباد میں وٹرنری ڈپارٹمنٹ کی جانب حکومت کی جس قدر توجہ ہوتی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی۔ بھارت اور حیدرآباد ایک زراعتی ملک ہونے کی حیثیت سے یہاں وٹرنری ڈپارٹمنٹ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہاں کا معاشرہ جانوروں سے وابستہ ہے۔ اس خیال سے میں نے اہتمام جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جانوروں کی تعداد میں جو اضافہ آبادی میں اضافہ کے تناسب سے ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا ہے۔ بلکہ

گھٹتا جا رہا ہے۔ جب حیدرآباد میں بارش کا معیار گھٹتا جا رہا ہے اور جب فادر (Fodder) اور افارسٹیشن (Afforestation) کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے تو اسکے ساتھ ہی جانوروں کا مسئلہ بھی بہت سنگین ہو جاتا ہے۔ جانوروں کا مسئلہ نہ صرف زراعت کی حد تک محدود ہے بلکہ اغذیہ میں دودھ دہی اور پروٹین کی فراہمی کے تعلق سے ہماری عمر کے بڑھانے میں بھی اسکو خاص اہمیت حاصل ہے۔ آج ہمارے سامنے وٹرنری ڈپارٹمنٹ کا ڈیمانڈ پیش ہے۔ حیدرآباد میں ۱۳۶ یا ۱۳۸ تعلقے ہیں۔ ۱۷ تو ضلع کے مستقر اور خود حیدرآباد سٹی بھی ہے۔ ان میں ۱۳۵ مقامات پر وٹرنری ڈسپنسریز قائم ہیں اور ۳۰ تعلقوں میں اب تک وٹرنری ڈسپنسریز قائم نہیں ہوئے ہیں۔ اگر ان ۳۰ تعلقوں کے پرسنٹیج کو ورک اوٹ (Workout) کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حیدرآباد اسٹیٹ کے ایک چوتھائی حصہ میں وٹرنری دواخانے قائم نہیں ہیں۔ یہ اعداد دسمبر سنہ ۱۹۵۳ء کے ہیں۔ ممکن ہے ان میں کچھ اضافہ ہوا ہو۔ ان تعلقوں میں دیرھ سو کے قریب موضوعات کے حساب سے ہزاروں دیہات ہوتے ہیں۔ لیکن انکے لئے جانوروں کے علاج کا اب تک کوئی معقول انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ اگر یہ حالت ہوتو میں نہیں سمجھتا کہ جانوروں کی تعداد میں کڑی اضافہ کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔ میں ہاؤس کے سامنے تجزیہ کے طور پر چند چیزیں رکھوں گا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ فائیو ایر پلان بنایا جاتا ہے۔ گرو مور فوڈ کی اسکیمیں نکالی جاتی ہیں۔ لیکن انکو عملی جامہ پہنانیکے لئے امریکن مشینری یا باہر کا سامان ہی کافی نہیں۔ ان اسکیموں کو کامیاب بنانے والے جانور ہی ہیں۔ میں نے اس بارے میں تجزیہ کیا ہے۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں ورکنگ کیٹل (Working Cattle) ۲,۴ تھا اور سنہ ۱۹۵۱ء میں ۱,۷ ورکنگ کیٹل ہے۔ اس طرح اس مدت میں ۵۰ فیصد کی کمی ہو گئی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آخر جانوروں میں کمی کیوں ہوتی جا رہی ہے۔ اسکے کئی اسباب ہیں۔ میں یہ کہہوں گا کہ ہمارے پاس ہر دیہات میں کم از کم ایک بریڈنگ بل (Breeding bull) اور ۵۰ مختلف دیہاتوں کے گروپ کیلئے ایک ڈسپنسری ہونی ضروری ہے۔ ہمارے متصلہ علاقے ایسٹ خاندیس میں وہاں کی حکومت نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ہر دیہات میں کم از کم ایک بریڈنگ بل فراہم کیا جائے۔ اسکے اخراجات وہاں کی حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس سے کاشتکاروں کو ایک طرح کی ترغیب ہوتی ہے کہ وہ اچھی نسل کے جانور رکھیں۔ اس سے زرعی معیشت میں اضافہ کریں۔ اس سوال کی جانب حکومت کو تیزی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مرہٹواڑہ میں اس پر توجہ نہ کرنے سے جو اثر ہو رہا ہے وہ میں آپ کو بتاؤں گا کہ اضلاع اورنگ آباد بیڑ اور عثمان آباد میں اسکیڑسٹی (Scarcity) کے حالات میں ہزاروں لاکھوں جانور مر گئے اور لاغر ہو گئے۔ متعدی امراض کے زمانے میں ڈاکٹروں کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں رہتا۔ سارے ضلع کیلئے ایک ڈاکٹر کیا کر سکتا ہے۔ وہ پورے دیہات پھر بھی نہیں سکتا۔ انکی افیشنسٹی (Efficiency) کے بارے میں بھی کافی شکایت ہے۔ ہم

چاہتے ہیں کہ اس بارے میں تیزی کے ساتھ ترقی کی جائے۔ جانوروں کی پرورش اور انکی نسل کو بڑھانے کیلئے مختلف بریڈنگ سنٹرس کا انتظام کیا جانا ضروری ہے۔

مجھے یہ بات بھی ہاؤس کے سامنے رکھنا ہے کہ ہمارے پاس دودھ کی مقدار گھٹتی جا رہی ہے۔ ۱۹۴۰ء میں ۱۰۰ آدمیوں کیلئے دودھ دینے والے (۹) جانور تھے۔ اور ہر سو پر ۶ جانور آتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عوام کو کتنا دودھ مل سکتا ہے۔ ڈپارٹمنٹ کو اس بارے میں بھی غور کرنا چاہئے۔ بریڈنگ سنٹرس کے بارے میں جیسا کہ ابھی ایک آنریبل ممبر نے ذکر کیا منیر آباد میں ایک سنٹر قائم کیا جا رہا ہے۔ میں کہوں گا کہ ہر ضلع کے مستقر پر ایسے سنٹرس بنونے کی وجہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ ایسے مقامات جہاں کی زمین زرخیز ہو اطراف و اکناف کئی دیہات ہوں وہاں سنٹرس قائم کئے جاسکتے ہیں۔ یہ کاشتکاروں کیلئے ترغیب کا باعث ہوتا ہے وٹرنری ڈپارٹمنٹ کے کام حیدر آباد سٹی میں بتلائے جاتے ہیں لیکن دیہاتوں میں تو اس ڈپارٹمنٹ کا وجود ”نہیں“ کے برابر ہے۔ حمایت ساگر اور دوسری پالیسی کا ذکر کروں گا۔ لیکن اورنگ آباد میں تو نمونے کے طور پر بھی اسکا انتظام نہیں ہے۔ بریڈنگ کے سلسلے میں خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اتنے زیادہ بلس کا فی الوقت انتظام نہ کیا جاسکتا ہو تو جلدیا، طریقہ کے ذریعہ جو انجکشن دئے جاتے ہیں ان کا معقول انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن اس بارے میں کوئی توجہ نہ ہونے سے ہماری زرعی معیشت کیلئے میں کافی خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔

میرا دوسرا کٹ سوشن کوآپریٹیو کے بارے میں ہے۔ کوآپریٹیو موومنٹ کے پرنسپلس (Principles) کے بارے میں تو مجھے اختلاف نہیں ہے۔ لیکن حیدر آباد میں جب تک کنٹرول کی چیزیں کوآپریٹیو کے سپرد تھیں کم از کم اس وقت تک تو انہیں کافی ترقی کرنا چاہئے تھا۔ اجناس خوردنی اور آہنی اشیاء جن پر حکومت کا کنٹرول تھا انہیں کوآپریٹیوز تقسیم کرتی تھیں۔ لیکن اب کنٹرول برخاست ہو چکا ہے۔ اس سے کوآپریٹیو کاروبار لکویڈیشن (Liquidation) میں آچکے ہیں۔ اس محکمہ میں پہلے جو بلدعنوانیاں تھیں انکی تنفیج ہونی چاہئے تھی نہیں ہوئی۔ آج ایسے کئی ٹاکاز ہیں جن میں کافی تغلب ہو چکا ہے۔ محکمہ نے ٹالٹی کے ذریعہ ان سے رقم وصول کرنے کا انتظام تک نہیں کیا۔ بہت سے حضرات سیاسی حالات کے تحت یہاں سے باہر چلے گئے ہیں۔ ان سے بھی لاکھوں کروڑوں روپیے مجموعی طور پر وصول ہوئے ہیں۔ لیکن حکومت نے کوئی ایسی مشینری مقرر نہیں کی ہے جو ان عوامی کاروبار کی برابر جانچ کر سکے۔ اس کے لئے انسپکٹرس تو مقرر کئے جاتے ہیں۔ لیکن وہ خاطر خواہ کام نہیں کر رہے ہیں۔ اور نہ جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام میں ایک ڈی مارا لائیزیشن (Demoralisation) آ گیا ہے۔ بعض مقامات پر یہ حال ہے کہ ۱۰ سال سے اب تک شیئرس بھی تقسیم نہیں ہوئے ہیں اور نہ منافع تقسیم ہوا ہے۔ اب توجہ دلانے پر کچھ جنیشی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نگرانی کرنے والے محکمہ

کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے کام چلنے والا نہیں۔ کیونکہ اس عمل سے عوام میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کوآپریٹیو سوومنٹ سے کوئی فائدہ نہیں اور وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ آئندہ ٹیننسی رفارس کے تحت بھی آپ کوآپریٹیو کے ذریعہ زراعتی کاروبار کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب عوام کی خود غرضی اور جہالت کی وجہ سے کوآپریٹیوز کا یہ انجام ہو رہا ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ زرعی انجمنیں بھی اس ذہنیت میں قائم ہو کر کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈپارٹمنٹ کے انسپکٹرس عوام اور کسانوں کو کوآپریٹیوز کی اہمیت سے واقف کرائیں۔ کوآپریٹیوز صحیح طریقہ پر نہ چلنے کی وجہ سے دیہی عوام اور زرعی طبقات میں ان کی طرف سے برے خیالات پیدا ہرچکے ہیں۔ اس سے حکومت کی پالیسی متاثر ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں کوآپریٹیو فارمنگ کی اسکیمیں بھی کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ دیہاتوں میں اپنے آرگنائیزرس کو بھیج کر عوام کو کوآپریٹیو سوومنٹ سے واقف کرائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹرس دیہی زندگی سے بخوبی واقف ہیں لہذا وہ اس بارے میں سخت سے سخت نگرانی رکھنے کی پالیسی بنائیں تاکہ کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کو صحیح طریقہ پر چلایا جائے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری جے۔ آئندہ راؤ۔ مسٹر اسپیکر۔ ابھی ابھی کوآپریٹیو سوسائٹیز کے تعلق سے ایک آرڈیل ممبر نے جو نقائص بیان کئے ہیں ان کے تبصرہ کے بعد مجھے خاص طور پر اس ضمن میں کچھ کہنا نہیں ہے۔ ہم صرف اس کے خواہشمند ہیں کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز زیادہ سے زیادہ ترقی کریں لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں ناکامی ہو رہی ہے۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کے تعلق سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رجحان یہ ہونا چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سیوا کریں اور عوام سے لوٹ کھسوٹ کرنے کا موقع نہ رہے۔ اسی رجحان کے تحت ہم کوآپریٹیو سوسائٹیز کو بڑھا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ اسسٹنٹ رجسٹرار کا یہ فریضہ ہے کہ وہ شیر ہولڈرس کو انکریج (Encourage) کرنے کی کوشش کریں اور کوآپریٹیو سوسائٹیز کو آگے آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ عوام سے اور شیر ہولڈرس سے خاص طریقہ پر منساری کا برتاؤ کریں اور خوش اخلاق سے پیش آئیں۔ اس کے لئے ان لوگوں کو ٹریننگ دی جانی چاہئے کہ شیر ہولڈرس کے ساتھ ان کو کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے۔ جو ڈیمانڈس پیش کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مباحث ہوئے اور جو باتیں اس وقت کہی گئی ہیں اور جو اعتراضات کئے گئے ہیں میں اس سلسلہ میں دو تین چیزیں کہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ کٹ موشنس آرڈیل ممبرس نے پیش کئے ہیں لیکن میں ان کا مشکور ہوں کہ جو نئی اسکیم پیش کی گئی ہے اس کا سواگت کرتے ہوئے انہوں نے حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس پر جو تنقید کی گئی ہے اس کے متعلق میں کچھ کہوں گا۔ ایک آرڈیل ممبر نے کہا کہ میڈیکل موبائل اسکواڈ (Medical Mobile Squad) جس طرح ہے اومی طرح وٹرنری موبائل اسکواڈ

(Veterinary Mobile Squad) بھی ہونا چاہئے۔ میں یہ کہوں گا کہ ابتداء میں واسکیم لائی جاتی ہے اوس کے امپلمینٹیشن (Implementation) سے پہلے اس پر اعتراض کرنا مناسب بات نہیں ہے۔ شروع ہی سے بلہ گمانی سے نہ دیکھئے۔ بلکہ انتظار کیجئے اور دیکھئے کہ جو چیزیں اس میں رکھی گئی ہیں ان کا اچھے سے اچھا استعمال کیا جاتا ہے یا نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بہترین طریقہ سے ان کا استعمال کیا جائیگا۔ یہ بھی کہا گیا کہ پورے اسٹیٹ میں ایک دو جگہ موبائیل اسکوڈ قائم کئے گئے ہیں جو ناکافی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ فینانس کی کمی کی وجہ سے ابتداء میں تھوڑی تعداد میں شروع کئے گئے ہیں کیونکہ اس کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے موبائیل اسکوڈ اسٹیٹ کے ایک ایک حصہ میں رکھ کر اس کا جو کام ہے اوس کی تبلیغ کی جائے۔ اس کے بعد جیسے جیسے ہمیں فینانس (Finances) ملتے جائیں گے دوسری جگہوں پر بھی ایسے موبائیل اسکوڈس قائم کئے جائیں گے۔ اور آئندہ سال ان میں کافی اضافے کی کوشش کی جائے گی۔

کیٹل بریڈنگ کے بارے میں بھی کچھ کہا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ہر فارم کوسلف سفیشینٹ (Self sufficient) بنایا جائے۔ اس نقطہ نظر سے کام کیا جا رہا ہے۔ جب کوئی کام ابتدا میں شروع کیا جاتا ہے تو ریکرننگ اینڈ نان ریکرننگ (Recurring and non-recurring) دونوں قسم کے اکسپنس (Expenses) ہوتے ہیں لیکن بعد میں اتنا خرچ نہیں ہوتا۔ جو فارم اس قسم کے چل رہے ہیں ان میں سے ایک ہنگولی میں ہے اور ایک اودگیر میں۔ اودگیر میں آپ جا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں کافی ترقی ہوئی ہے۔ دیونی نسل کے مویشی کی تعداد ہمارے ہاں بڑھ رہی ہے۔ وہاں جو بلس (Bulls) تیار ہوئے ہیں اونہیں آل انڈیا اکسپیشن (All India Exhibition) میں پہلا انعام ملا ہے اور وہ اول نمبر کے قرار دیئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ جو کام ہو رہا ہے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ پورا کام ہو گیا ہے لیکن جس حد تک بھی ہوا ہے وہ کافی ہوا ہے۔ ہمارے اسٹیٹ کے لحاظ سے جتنا کام ہونا چاہئے تھا اتنا تو نہیں ہوا تاہم کافی کام ہوا ہے۔ اور مزید ترقی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مویشیوں کی افزائش کی کوشش کی جا رہی ہے خاص خاص نسل کے جو بلس رکھے گئے ہیں ان کے ساتھ ساتھ آرٹیفیشل انسمنیشن (Artificial insemination) کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ مالوی دیونی، کرشنا ویلی اور قتادھاری نسل کی افزائش کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے جو شبہ ظاہر کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ جو رقم منظور کی گئی ہے وہ ہرگز ضائع نہیں کی جائے گی بلکہ اوس کا ٹھیک ٹھیک طور پر استعمال کیا جائیگا۔

لائو اسٹاک آفیسرس (Live Stock officers) کے بارے میں بھی کہا گیا ہے اور خاص طور پر کریم نگر کے بارے میں آرٹریل ممبر کو تشویش ہے کہ وہ خالی بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ اسٹاک میں جب تک ان کو نہ دیئے جاتے

وہ سروے کا پورا کام نہیں کر سکتے۔ اس لحاظ سے اب (۲۵) آدمی مقرر کئے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ اس اسکیم میں لائیو اسٹاک آفیسرس کا تقرر آپ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ ملک کے اُن حصوں میں جہاں سروے نہیں کیا گیا ہے جہاں ضرورت ہو ان کو بھیج کر کام کا آغاز کیا جائیگا۔ لیکن میں یہ کہنے کے موقف میں نہیں ہوں کہ ان کو کہاں بھیجا جائے گا۔ ان کو تلنگانے میں بھیجا جائے گا یا کہیں میں نہیں بتا سکتا، حالات کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا۔ ممکن ہے کہ انہیں تلنگانے میں روانہ کیا جائے۔

اسکے بعد کوآپریٹیو کے سلسلہ میں چند باتیں کہی گئی ہیں۔ کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کی طرف دیکھنے کے جو طریقے ہیں ان میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ کوآپریٹیو سوسائٹی حکومت کا کرنی صیغہ ہے۔ جس طرح تحصیلدار مال کے تحت اور منصف محکمہ عدالت کے تحت ہوتے ہیں یہ سمجھا جاتا ہے کہ کوآپریٹیو سوسائٹی بھی حکومت کا ایک ماتحت محکمہ ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ کوآپریٹیو سوسائٹیز انڈیپنڈنٹ (Independent) ہیں۔ انکے اپنے رولس ہیں انکے بائی لاز (Bye-laws) ہیں جنکے تحت وہ کام کرتی ہیں۔ صرف حیدر آباد ہی میں نہیں بلکہ بھارت کے ہر حصہ میں یہ اٹانمس بڈی (Autonomous body) کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔ کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کے آفیسرس کو گورنمنٹ کی جانب سے عام نگرانی کرتے ہیں لیکن اندرونی نگرانی اور انتظامات کا جہاں تک تعلق ہے اس میں گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ سوسائٹیز چاہیں تو آڈٹ بھی آڈیٹر (Auditor) کے ذریعہ کرائیں یا کسی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (Chartered Accountant) کے ذریعہ کرائیں کوئی پابندی نہیں ہے۔ شائد آنریبل ممبر اس سے واقف نہ تھے یا واقف ہوتے ہوئے بھی نکتہ چینی کے وقت یہ بھول گئے تھے کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز کے معاملات میں گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں ہے اور بلاوجہ باغیرانیوں کی ذمہ داری گورنمنٹ پر عائد کی جاتی ہے۔ ابتدائی حالات میں گورنمنٹ ایک حد تک اپنی نگرانی رکھتی ہے۔ لیکن میں کہہ سکتا کہ جو خرابیاں ہیں ان کو ہم قریب سے دیکھنے کی کوشش کریں اور انکو دور کرنے کی جانب مائل ہوں تو اس بارے میں نکتہ چینی کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ بجائے اسکے یا شعور لوگ اسکے دریغ رہتے ہیں کہ خرابیاں تو دور نہ کریں لیکن بیجا نکتہ چینی کیا کریں۔ کوآپریٹیو سوسائٹیز کی اصلاح انسپیکٹرس یا اسسٹنٹ رجسٹرار نہیں کر سکتے بلکہ اس سوسائٹی کی اصلاح کرنا خود شیر ہولڈرس کا کام ہے۔ جہاں دیکھئے سوسائٹی کے مسائل کو دو طرح سے دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے ایک تو سیاسی نقطہ نظر سے اور دوسرے معاشی نقطہ نظر سے۔ جن لوگوں کا ذاتی مفاد متاثر ہوتا ہے یا شخصی مفاد کے حاصل کرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے وہ ان سوسائٹیز کے خلاف ہوجاتے ہیں اور بیجا طور پر ان سوسائٹیز کو بدنام کرنے اور انکی بدنامی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنکے سیاسی مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ بھی کوآپریٹیو سوسائٹیز کو کسی نہ کسی طرح پیچھے ڈھکیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اون آنریبل ممبرس کو جنہیں ان امور سے دلچسپی ہے دعوت دوں گا کہ وہ ہر کوآپریٹیو سوسائٹی کو جو اون کے اپنے علاقے میں واقع ہے دوست کرنے کی کوشش کریں۔ اور ون سیاسی خیالات کو جن سے سوسائٹیز کو نقصان پہنچ رہا ہے دور کر دیں۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ۔ سیاسی جماعت کے جن لوگوں سے نقصان پہنچ رہا ہے شائد وہ آپ ہی ہیں۔

شری بھگونت راؤ گاڑھ۔ میں آپکو نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ ہر ایک سیاسی پارٹی کے لوگوں سے متعلق کہہ رہا ہوں جو اپنے ذاتی مفاد رکھتے ہیں اور سوسائٹی کے کام میں سیاست کو لاتے ہیں۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چناکنٹور)۔ شائد آپ ہی کا مفاد ہوگا۔

Mr. Speaker : Order, order, it is not an insinuation agaisnt any party.

شری بھگونت راؤ گاڑھ۔ میں نے کسی خاص پارٹی سے متعلق نہیں کہا ہے۔ میں نے ان وجوہات کا اظہار کیا جن کے تحت کوآپریٹیو مومنٹ آگے نہیں بڑھ رہی ہے۔ محض لپ سمپتھی (Lip sympathy) بتا کر اور اسمبلی میں آکر یہ کہہ دینے سے کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز آگے نہیں بڑھ رہی ہیں کوآپریٹیو سوسائٹی آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ کتنے آنریبل ممبرس ہیں جو کوآپریٹیو سوسائٹیز کی برائیاں تو کرتے ہیں اون کی خامیاں گناتے ہیں لیکن خود کوآپریٹیو سوسائٹی کے ممبر بن کر اون برائیوں کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ایک اور چیز جو اسسٹنٹ رجسٹرار اور انسپکٹرس کے متعلق کہی گئی ہے اس کے بارے میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ ٹھیک ہیں یا برے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم محض ان پر بھروسہ کر کے کوآپریٹیو سوسائٹیز کے کاروبار کو درست نہیں کر سکتے بلکہ کچھ ہمیں بھی کرنا چاہئے۔ اس وقت فائیو ایر پلان کے تحت جو کام کیا جا رہا ہے اس کے لئے جو عملہ ہے جو اسٹاف ہے وہ ناکافی ہے اس کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن انتظامی کام کے لحاظ سے موجودہ اسٹاف ناکافی ہے۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ اس کے لئے جو مطالبہ پیش کیا گیا ہے اس کو منظور کرنے میں تامل نہیں ہونا چاہئے۔ ایک اور چیز جس پر میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کے جو سبجیشنز (Suggestions) ہیں ان کو پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائیگی۔ جہاں تک ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ تعمیری کام کئے جائیں گے تاکہ وڈرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کی زیادہ سے زیادہ ترقی ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مووشنس فار ریڈکشن (Motions for reduction) جس غرض کے تحت لائے گئے تھے اوس کی تکمیل ہو چکی ہے اس لئے میں آنریبل ممبرس سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اپنے کسٹموزر کے لئے ٹیکس اڈوانس کو منظور فرمائیں۔

Demand No. 34—Major Head 41—Veterinary
F—3.—Rs. 2,50,000

Mobile squads

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Inefficient working of the Veterinary Dept.

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 34—Major Head 41 Veterinary F—3
Rs. 2,50,000

Mr. Speaker : The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Demand No. 34—(Major head 41 Veterinary F—3)—be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

The motion was adopted

Demand No. 35—Major Head 42—Co-operation
B—(2)—Rs. 1,00,000

Development Schemes

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100.”

The motion was, negatived.

Functions of the Asst. Registrars

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn

*Functions of the Inspectors of the Co-operative
Department.*

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100”.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 1,00,000 under Demand No. 35—(Major head 42 Co-operation B-(2)—be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

The motion was adopted.

Supplementary Demands for Grants for the year 1953-54*Supplementary Demand No. 1 (i)*

General Administration—Home Department Rs. 4,425

The Minister for Finance, Statistics, Commerce & Industries : (Shri V. K. Koratka) I beg to move:

“That a further sum not exceeding Rs. 4,425 under Supplementary Demand No. 1 (i) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

Mr. Speaker : Motion moved.

Supplementary Demand No. 1 (ii)

*General Administration—Department of Information
and Public Relations Rs 3,500*

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

“That a further sum not exceeding Rs. 3,500 under Supplementary Demand No. 1 (ii) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

Mr. Speaker : Motion moved.

Supplementary demand No. 2

Miscellaneous Departments—Rs. 2,50,000

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

“That a further sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Supplementary Demand No. 2 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

Mr. Speaker : Motion moved.

چیف منسٹر صاحب کے یہ تین ڈیمانڈس جن کو فنانس منسٹر پیش کئے ہیں ان پر کوئی موشن فار ویڈ کشن نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی آنریبل ممبر بحث کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ ابھی ڈسکشن نہ ہو تو میں ابھی ڈیمانڈس کو ووٹ پر رکھوں گا۔

(Shri B. D. Deshmukh rose in his seat)

مسٹر اسپیکر۔ اگر واقعی کچھ کہنا ضروری ہو تو کہئے.....

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ کٹ موشن پیش نہ کر کے ہاؤز کا کافی کام کیا گیا ہے۔ اس لئے مجھے پانچ منٹ دئے جائیں تو مناسب ہوگا۔

مسٹر اسپیکر۔ مجھے ٹائم دینے میں کوئی عذر نہیں ہے۔ چونکہ کٹ موشنس نہیں آئے ہیں اس لئے میں یہ پریزوم (Presume) کرتا ہوں کہ ان ڈیمانڈس پر کسی کو کوئی

اعتراض نہیں ہے۔ اسکے باوجود اگر کوئی ان ڈیمانڈس پر جنرل ڈسکشن کے طور پر کچھ کہنا چاہے ہیں تو کہہ سکتے ہیں۔

سری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ چونکہ ہوم ڈپارٹمنٹ در جتنا بھی بولا جائے کم ہے اور اس کے لئے آئندہ بولنے کا موقع نہیں ہے۔ اس لئے

شری. وی. کے. کورٹکر:—ہوم ڈیپارٹمنٹ کی مانگ آگے آ رہی ہے اس وقت آپکو بولنے کے لیے سہا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ پر تو مہربانی کیجیے۔

سری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ اچھی بات ہے ووٹ پر رکھئے۔

Supplementary Demand No. 1 (i)

General Administration-Home Department—Rs. 4,425

Mr. Speaker : The Question is :

“That a further sum not exceeding Rs. 4,425 under Supplementary Demand No. 1 (i) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

The motion was adopted.

Supplementary Demand No. 1 (ii)

General Administration - Department of Information & Public Relations--Rs. 3,500.

Mr. Speaker : The Question is :

“That a further sum not exceeding Rs. 3,500 under Supplementary Demand No. 1 (ii) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

The Motion was adopted.

*Supplementary Demand No. 21—Miscellaneous Departments
Rs. 2,50,000*

Mr. Speaker : The Question is :

“That a further sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Supplementary Demand No. 2 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for

payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The Motion was adopted.

Supplementary Demand No. 1 (iv)

General Administration -Assembly-Rs. 37,000

The Minister for Local Govt, Education and Legislative Assembly (Shir Gopal Rao Ekbote): I beg to move:

"That a further sum not exceeding Rs. 37,000 under Supplementary Demand No. 1 (iv) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved.

(Pause)

Mr. Speaker : There are no cut motions: The Question is :
" That a further sum not exceeding Rs. 37,000 under Supplementary Demand No. 1(iv) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has recommendation of the Rajpramukh. "

The Motion was adopted.

*Supplementary Demand No. 3-Loan to Hyderabad
State Bank Rs. 5,00,00,000*

Shri V. K. Koratkar : I beg to move:

That a further sum not exceeding Rs. 5,00,00,000 under Supplementary Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Mr. Speaker: Motion moved,

شری آر۔ بی۔ - دیشمکھ - (گنگا کھیڑ) - مسٹر اسپیکر سر - اس ڈیمانڈ کے بارے میں میں دو تین چیزیں کہوں گا۔ آپ ۵ کروڑ کی رقم حیدرآباد اسٹیٹ بینک کو جو دے رہے ہیں وہ کس بیسس پر (Basis) دئے ہیں اور کس انٹریسٹ (Interest) پر دئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ رقم سوا برسٹ یا دہڑہ برسٹ پر دی ہے۔ اس کو تین برسٹ انٹریسٹ پر بھی دبا جاسکتا تھا۔ اتنے کم انٹریسٹ پر گورنمنٹ نے جو رقم حیدرآباد اسٹیٹ بینک کو دی ہے وہ کس کو بوجھ کر دی ہے۔ عوام کی منظوری کے بغیر کیوں یہ رقم دی جا رہی ہے۔ اگر زیادہ سود پر یہ رقم دوسری جگہ دیجاتی تو تقریباً ۱۰ لاکھ کا سود وصول ہوتا۔ گورنمنٹ کو اس کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ نے حیدرآباد اسٹیٹ بینک کو جو بانچ کروڑ کی رقم دی ہے وہ کن وجوہات کے تحت دی ہے؟ اگر کسی خاص وجہ سے دی ہے تو اتنی سہولتوں کے ساتھ یہ رقم کیوں دی گئی ہے۔ میں آرٹریبل فینانس منسٹر سے اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔

شری. وی. کے. کورٹکر:—ایس چیج کا تفصیلی جواب میں اپنی سپیچ میں پہلے ہی ساफ तौर से दे चुका था। अस वक्त मैंने कहा था कि इस बारे में सप्लीमेंटरी डिमांड्स में बाद में रखूंगा। वाक्या यह है कि ५ करोड रुपया हमें बैंक में, या ऐसी जगह, रखना था जो ँन वक्त पर हमको मिल सके। और इस सूरत में अभी जो सव्वा रुपया व्याज मिल रहा है उससे ज्यादा कहीं भी व्याज नहीं मिल सकता। ज्यादा व्याज पर रक्कम लगायी जाय तो सिक्यूरिटीज में ही लगायी जा सकती है। लेकिन सिक्यूरिटीज में रक्कम लगायें तो रक्कम की जरूरत पडने पर सिक्यूरिटीज को बेचना पडता है और रकम कम होने का अंदेशा रहता है क्यों कि करोड डेढ करोड की सिक्यूरिटीज बाजार में गयी तो सिक्यूरिटीज की कीमत कम हो जाती है। इसलिये भी यह रक्कम बैंक में दी गयी। दूसरी बात यह है कि यह जो रक्कम हमने बैंक में रखी है वह अगला हिसाब देखकर महफूज रखने के लिये रखी है। रेलवे में हमारा जो डिपोजिट था, और पोस्ट ऑफिस में जो डिपोजिट था, वह हमें गवर्नमेंट ऑफ इंडिया को रिजर्व्ह इंटिग्रेशन के साथ ही देना चाहिये था, जो कि हमने अब तक नहीं दिया है। उसका हिसाब किताब हमारे से होना है, जिसके अतिरिक्त दूसरे भी हिसाब किताब होने के हैं। उनमें जल्दी करने के लिये हमने अपनी तरफ से यह तसफिया कर लिया है कि यह रक्कम गवर्नमेंट ऑफ इंडिया को बतायेंगे तो हमारा हिसाब किताब जल्दी हो जायगा, उस समय देना हो तो ँन वक्त पर हमको रक्कम मिलनी चाहिये। इसलिये यह तरीका निकाला गया कि यह रक्कम बैंक में रहे और उस हालत में हम गवर्नमेंट ऑफ इंडिया को कह सकते हैं कि अकसातसे आप बैंक से वह अपनी रक्कम ले सकते हैं। इससे हमको कुछ सूद भी मिलेगा और हमारी रक्कम भी महफूज रहेगी। जिन सब चीजों का ख्याल करें तो काफी फायदा हुआ है। आखिर में मैं फिर कहूंगा कि पांच करोड जैसी रक्कम मार्केट में कर्ज की तरह देने के बाद जिससे ज्यादा सूद कोयी नहीं देता जिसका कि स्टेट बैंक ने वायदा किया है।

Mr. Speaker : The Question is :

“ That a further sum not exceeding Rs. 5,00,00,000 under Supplementary Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

... was adopted,

Supplementary Demand No. 4—Taccavi Advances to Agriculture
Department—Rs. 1,04,20,152

The Minister for Agriculture, Supply, Planning and Development (Dr. Chenna Reddy) : I beg to move :

“ That a further sum not exceeding Rs. 1,04,20,152 under Supplementary Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved.

ڈاکٹر چنا ریڈی - یہ ڈیمانڈس ہاؤز میں پیش کرنے کے بعد جب تفصیلات کاجائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہم صرف ۰۰ لاکھ خرچ کر رہے ہیں اور باقی رقم کو اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پھر سے پیش کرنے کی ضرورت ہو گئی - میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا تھا -

Mr. Speaker : The Question is :

“ That a further sum not exceeding Rs. 1,04,20,152 under Supplementary Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

The Motion was adopted.

Supplementary Demand No. 1.(iii) —Elections—Rs. 20,790

The Minister for Home, Law and Rehabilitation (Shri D. G. Bindu) : I beg to move :

“ That a further sum not exceeding Rs. 20,790 under Demand No. 1(iii) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ”.

Mr. Speaker : Motion moved.

شری بی۔ ڈی۔ - دیشکھ - مسٹر اسپیکر سر - جیسا کہ میں نے ابھی یہ خیال ہاؤز کے سامنے رکھا تھا کہ سپلیمنٹری ڈیمانڈس پر بولتے ہوئے وہی خیالات جن کا پہلے اظہار

کیا جا چکا ہے دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پولیس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں آنریبل منسٹر فار ہوم کو متعدد مرتبہ توجہ دلانے کے ان کے رویہ یا پالیسی میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا ہے۔ کل ہی کا واقعہ ہے کہ پرانی گرنی کے متعلق.....

Mr. Speaker : This Demand relates to Elections and not to the Police Department. Therefore the hon. Member's speech should be relevant to that Demand.

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکہ۔ باوجود اسکے کہ وہ الکشن سے متعلق ہے میں چاہتا تھا کہ کل کے واقعہ کی طرف آنریبل منسٹر کو توجہ دلاؤں۔ لیکن جیسی کہ چیر کی رولنگ ہے میں اب چند خیالات الکشن کے بارے میں آنریبل منسٹر متعلقہ کے سامنے رکھوں گا۔ وہ یہ کہ الکشن کے سلسلہ میں پولیس ڈپارٹمنٹ کو جتنا امپارشل (Impartial) اور ایفیشینٹ (Efficient) ہونا چاہئے وہ اتنا نہیں ہے۔ خاصکر تلنگانہ کے بائی الکشنس اور حال ہی میں میونسپالٹی کے جو چند الکشنس ہوئے انکے بارے میں شکایات آنریبل منسٹر کے پاس پہنچیں۔ ایسے غنڈہ الیمینٹس (Elements) یا ان سوشل الیمینٹس (Unsocial elements) جو الکشنس پر اثر ڈالتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ کانگریس سے تعلق رکھتے ہیں اور الکشنس کے وقت ایک خطرناک صورت ال پیدا کر دیتے ہیں۔ انکے تعلق سے پولیس ڈپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان پر قابو رکھے۔ حضور نگر کے بائی الکشنس میں جو صورت حال رونما ہوئی میں اسکا اعادہ کرونگا۔ میں خود وہاں موجود تھا اور کاسریڈ مخدوم محی الرین بھی تھے۔ ہم نے یہ کوشش کی کہ دیہاتیوں کو الکشنس کے سلسلہ میں چند الفاظ کہیں۔ ہم وہاں جاتے ہیں کچھ لوگ ہم سے معصومانہ انداز میں باتیں کرتے ہیں لیکن آن کی آن میں۔ صرف دو منٹ میں کئی آدمی نشرے کی حالت میں وہاں آتے ہیں۔ اسطرح کی ایک منظم سازش پہلے سے وہاں کی گئی تھی۔ وہاں لاٹھی چارج ہوتا ہے اور وہاں کے ورکرس کو پکڑ کر لیجاتے ہیں۔ اس لاٹھی چارج میں ایک دو آدمیوں کو اتنے شدیدہ ضرر آئے کہ انکا مرجانا بھی بعید از قیاس نہ تھا۔ اسوقت اتفاق سے آنریبل منسٹر فار اکسائز بھی حضور نگر میں موجود تھے انکے پاس ہم ان متضررین کو جنکی حالت بالکل نعرش کی سی تھی لیجاتے ہیں رو باز پرس کرنے کی خواہش کرتے ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ انکو دواخانے میں اجوع کر دیجئے۔ ہوسکتا ہے کہ اودھر کے لوگ پارٹی ان پور (Party in power) ہونے کی وجہ سے ایسا کہہ دیتے ہیں اور کسی ہمدردی کا اظہار نہیں کرتے لیکن میں کہوں گا کہ ہمدردی اور انسان دوستی کا سلوک ہونا چاہئے تھا۔ انکو پارٹی پالٹکس کے لحاظ سے ہی سوچنا نہ چاہئے۔ جب وہ وہاں موجود تھے تو کمیٹی کے ایک ممبر اور ڈیپارٹمنٹ ہستی ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ لازم تھا کہ ان متضرر لوگوں کو دیکھتے اور ہمدردی کا اظہار کرتے۔ لیکن انہوں نے صرف یہ کہا کہ انہیں دواخانہ میں رجوع کر دو۔ لیکن دوسرے روز ہم دیکھتے ہیں کہ غلط سلط اسٹیٹمنٹ (Statement) جاری

کیا جاتا ہے - اسلئے ہم دیکھتے ہیں کہ پارٹی ان پور (Party in Power) کی جو پالیسی اور رویہ ہے وہ غیر دانشمندانہ ہے -

اسکے علاوہ حال ہی میں سدی پیٹھ میں جو میونسپل الکشنس ہوئے اور وہاں جو حادثات ہوئے انکے بارے میں بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں - اس قسم کے واقعات کی پولیس پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیاں اپنے اصول اور تنظیم کو بھولکر ایسے واقعات کی مرتکب ہوں - لیکن اسوقت پولیس کا یہ فرض ہے کہ ان پرکڑی نظر رکھے اور ایسی بدعنوانیاں نہ ہونے دیجائیں -

ان چند الفاظ کے ساتھ میں آنریبل منسٹر سے خواہش کرتا ہوں کہ کم از کم الکشنس کے زمانہ میں حالات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کریں -

شری اے - گرو ریڈی (سدی پیٹھ) - مسٹر اسپیکر سر - میں پرانی چیزوں کو دھرانہ نہیں چاہتا لیکن سدی پیٹھ میں جو کچھ واقعہ گزرا ہے اس کو ہاؤز کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں - میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کس طرح الکشن کو امپارشیل کنڈکٹ (Impartial conduct) کرنے کے لئے حکومت

تیار نہیں ہوتی - وہاں عین الکشن کے زمانے میں آنریبل منسٹر فار سوشیل سروس آتے ہیں اور مکانات کبلئے زمین تقسیم کرتے ہیں - باؤلی کھادوانے کا وعدہ کرتے ہیں - ایوان یہ بخوبی جان سکتا ہے کہ عین الکشن کے وقت یہ سب کچھ کیوں کیا اور کہا جاتا ہے - اس کا مطلب صاف ہے کہ سوشیل سروس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جو فسیلیٹیز (Facilities) ہریجنس کو دیجاتی ہیں وہ ووٹوں کے لئے دیجاتی ہیں - نہ صرف یہ بلکہ حکومت کی مشنری کو بھی استعمال کیا جاتا ہے اور عہدہ داروں سے یہ کہلوایا جاتا ہے کہ لوگ کانگریس ہی کو ووٹ دیں - پولیس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے بھی سخت ناانصافی کی جاتی ہے اور کانگریس کی طرف سے غنڈوں کو لیکر پروسیشن پر حملہ کیا جاتا ہے - ہم پولیس کو اطلاع دیتے ہیں تو وہ ان غنڈوں کو روکنے کی بجائے ہارے فلاگس چھین لیتے ہیں اور ہمیں ڈسٹرس (Distress) کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اس طرح امپارشیل الکشن کے نام پر جو جو کارگزاریاں کی جاتی ہیں وہ میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا تھا -

شری جے - رام ریڈی (نرساپور) - مسٹر اسپیکر سر - چونکہ سدی پیٹھ کے تعلق سے کچھ کہا گیا ہے اس وجہ سے میں کہنا چاہتا ہوں - اس ڈیمانڈ کے تعلق سے ایوان کے سامنے چند معزز ارکان نے اپنے تاثرات ظاہر کیے اور خاص طور پر سدی پیٹھ کا واقعہ ایوان کے سامنے لایا گیا - یہ بیان کیا گیا کہ سوشیل سروس منسٹر یا ڈپٹی منسٹر وہاں تشریف لا کر نہ صرف اراضیات تقسیم کرتے ہیں بلکہ ہریجنوں کو اور طور پر بھی ورغلائے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ہریجنوں کو اراضیات دینے کا واقعہ ایک سال قبل کا ہے - ہم جانتے ہیں کہ وہاں توسیع آبادی کے تحت عرصہ سے انہیں

اراضی دینے کی ضرورت تھی۔ جب رنگاریڈی صاحب وہاں تشریف لائے تو ڈپٹی کلکٹر کو بلا کر ان اراضیات کو دیکھنے کے بعد تصفیہ کیا گیا۔ اب یہ کہنا کہ الکشن میں ووٹس حاصل کرنے کی غرض سے یہ اراضیات دی گئی ہیں سمجھتا ہوں کہ سراسر غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک سال قبل دی گئیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ان کے محلے میں ہم گشے اور کانگریس کے نامے انہیں کچھ سمجھایا۔ لیکن اراضیات دینے کا واقعہ غلط ہے۔

دوسری چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی پر دباؤ نہیں ڈالا گیا لیکن یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ اب ایسا کہا جاتا ہے۔ میں خود سادی پیٹھ میں تین روز ٹھہرا تھا اور ہمارے بعض دوست بھی وہاں تھے۔ ایک مہذب اور تعلیم یافتہ شخص ہو کر غنڈہ گردی کرائی وہ اس طرح کہتے ہیں تو مجھے حیرت ہوئی۔ وہاں کانگریس کے تعلق سے فحش کلامی کی گئی اور جو پوسٹرس کانگریس کی جانب سے چسپان کئے گئے تھے ان کے طرف کے لوگوں نے انہیں پھاڑنے کی کوشش کی۔ ان کو روکنے پر ہمارے وزکرس پر حملہ کیا گیا۔ خفیہ طور پر ان کے پاس جو جینیہ تھا اس سے ہمارے ایک شخص کو ضرر پہنچا۔ ہم نے ڈی۔ یس۔ پی۔ (D.S.P.) کو یہ واقعات بتلائے تو وہ موقع پر پہنچے۔

شری کے۔ وی۔ رام۔ راؤ۔ آپ آرمس ایکٹ کے تحت کارروائی کر سکتے تھے۔ شری جے۔ رام ریڈی۔ ہم اس وقت چپ بیٹھے۔ کیونکہ اگر اس وقت گرفتار کیا جاتا تو یہ کہنے موقع تھا کہ ہمارے لوگوں کو الکشن کے وقت بھی گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ ہماری رواداری تھی کہ ہم خاموش بیٹھے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ ہم جس وقت کسار گلی میں چٹس تقسیم کر رہے تھے اور ووٹرس کو یہ سمجھا رہے تھے کہ آپ کا یہ نمبر ہے تو اس وقت آپ کی طرف سے لوگ مسلح ہو کر لٹ لیکر پہنچے۔ اس وقت ہمارے اوگ پریشان ہو گئے۔ اس وقت گروا ریڈی صاحب کو بلایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس بھی ایسے عذرات ہیں۔ کانگریس نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے وہ بھی میرے پاس موجود ہے لیکن ڈی۔ یس۔ پی۔ نے کہا کہ میں وہ نہیں پوچھ رہا ہوں تو وہ طیش میں آکر بغیر تردید کئے چلے گئے۔

ایک آنریبل ممبر۔ پرانی باتوں کو چھوڑئے۔

شری جے۔ رام ریڈی۔ ہم جس رواداری اور جس شناسائی سے الکشن کرائے ہیں اس کو اس طریقہ سے پیش کیا جانا بدنامی کی بات ہے۔ ہمارے پروسیشن کے ساتھ پانچ دس ہزار آدمی تھے۔ آپ کے دو تین سو آدمی تھے۔ انہوں نے پروسیشن کو پریشان کرنے کی کوشش کی۔ ہم نے اس پر جواب دیا کہ اس طرح کی حرکات کرنے کے باوجود یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ الکشن میں غیر جانبداری نہیں برقی جاتی۔ پولس والے اپنا دباؤ ڈالتے ہیں۔ چونکہ میں ان تین دنوں میں وہاں تھا اس لیے میں اس بات کے سامنے یہ بات لا رہا ہوں

[illegible]

میں نے یہ سب یاد رکھا تھا۔ ابھی ایک مہینہ گزر گیا تھا وہ سبھی اور اس کے ساتھ
میں نے یہ سب یاد رکھا تھا۔ ابھی ایک مہینہ گزر گیا تھا وہ سبھی اور اس کے ساتھ
میں نے یہ سب یاد رکھا تھا۔ ابھی ایک مہینہ گزر گیا تھا وہ سبھی اور اس کے ساتھ

[illegible]

Mr. Speaker : The Question is :

“That a further sum not exceeding Rs. 20,790 under Supplementary Demand No. 1 (iii) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March

1670 30th March, 1954. *Supplementary Demands for
Grants*

1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Mr. Speaker : As there is no other business on the Agenda let us now adjourn.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday, the 30th March 1954.
